الحکم

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

عام قیمت پانچ روپیہ

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ و ۱۴ دسمبر ۱۹۱۸ء | نمبر ۴۱ و ۴۲

سرپرستان الحکم کی خدمت میں ضروری گذارش

اللہ تعالےٰ کا شکر اور اس کی حمد ہے۔ کہ باوجودیکہ کاغذ اور سامان طباعت کی بے حد گرانی ہے۔ الحکم اپنے اس دورِ جدید میں نہایت عمدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اور انفلوئنزا کے عالمگیر حملہ کے ایام کے سوا پابندی وقت کا بھی پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس عہدِ جدید کا ایک سال اب ختم ہونے کو ہے اسی سال کے اندر باوجودیکہ پوری تحریک اشاعت کے بڑھانے اور اس کی امداد کیلئے نہیں ہوئی تاہم سرپرستان الحکم کی قدردانی نے اسے اسی قابل بنانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ کہ الحکم زندہ ہے جس کیلئے میں ایسے تمام خریدوں کا شکرگذار ہوں۔ الحکم کی محدود اشاعت میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک اس کی سالانہ قیمت جو پیشگی وصول ہونی چاہئے ادا نہیں کی۔ اور ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس کے جاری کردہ وی پی واپس کر دئے۔ مگر مجھے یہ ایک منٹ کیلئے بھی خیال نہیں کہ وہ نعوذ باللہ نادہند ہیں۔ میں ایسے دوستوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ

اپنے خادم قدیم کی ضروریات کا احساس کریں

جب الحکم جاری ہوا ہے یعنی گذشتہ ۲۲ سال کے اندر اس کا ہمیشہ یہ معمول رہا ہے کہ دسمبر کے پہلے ہفتہ وہ سالانہ قیمتوں کے وصول کرنے کیلئے وی پی کیا جاتا رہا ہے اسی معمول کے لحاظ سے یہ پرچہ وی پی ہونا چاہیے تھا اس موقعہ پر قیمتوں کے وصول ہو جانے سے **کاغذ وغیرہ** ضروری سامان کا ایک ذخیرہ جمع کر لیا جاتا تھا۔ اور اب اس کی

اور بھی ضرورت ہے۔ میں الحکم کو ایک مفید اور سلسلہ کا ایک کارآمد خادم بنانے کی ہمیشہ فکر میں رہا ہوں۔ میں دور از کار بحثوں میں پڑنے سے ہمیشہ محترز رہا ہوں اور نہ جماعت کے وقت کو اس میں صرف کرنا چاہتا ہوں سلسلہ کیلئے جو امور نقصان رساں ہوں ان سے بچانا اور آگاہ رکھنا الحکم کا کام رہا ہے اور جماعت کو اس کے فرائض اور سلسلہ کی ضروریات سے واقف رکھنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نصب العین کی طرف لے جانا اس کا فرض رہا ہے اب بھی اپنی زندگی میں وہ اسے ہی نبھانے کی خدا کے فضل اور رحم سے کوشش کریگا۔

اسکی طاقت اور اس کی وسعت دائرہ اشاعت کی وسعت پر موقوف ہے۔ ایک عمدہ اور اپ ٹوڈیٹ ہفتہ وار اخبار کیلئے آج کم از کم تین سو روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے۔ اس عہد جدید کے دوسرے سال میں میں خدا کے فضل اور رحم سے چاہتا ہوں کہ اسے اپ ٹوڈیٹ ہفتہ وار کے مقام پر پہنچانے کی سعی کروں اس کیلئے میرے احباب کا جو فرض ہے اسے وہ خود شناخت کریں۔ کراچی کے ایک اخبار کو ایک ہی شخص نے ایک لاکھ روپیہ دے دیا لیکن کیا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہمت اور دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالے حلقہ میں ایک سو بھی ایسے بزرگ نہیں جو الحکم کے ایک سال کے اخراجات کا انتظام کر لیں۔ خدا کے فضل سے میں مایوس نہیں میری امید وسیع ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو محض بے سر و سامانی میں جاری ہونیوالے الحکم کو

اولوالعزم کے عہد خلافت تک زندہ رکھتا ہی

آئندہ بھی اسے ضائع نہ کرے گا۔

میرے دوستو! یہ کام کرنیکے دن ہیں۔

شاید کہ تو ان یافتن دیگر چنیں ایام را

میں جانتا ہوں کہ موجودہ حالات نے ضروریات کے دامن کو دراز اور وسائل آمدنی کو محدود کر دیا ہے مگر میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں ہمارے احباب کی راہ میں روک نہیں۔ مختصر یہ کہ الحکم کے چلانے کیلئے اور اسکو باقاعدہ اور اپ ٹوڈیٹ ہفتہ وار بنانے کیلئے تین سو روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے اسکو پورا کرو اسکی مختلف صورتیں ہیں۔ لیکن سب سے آسانی یہ ہو کہ اس کے خریداروں کے حلقہ کو وسیع کیا جاوے اور اہل دل بزرگ ڈونیشن دیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عصر سعادت کی یادگار ہے اسے زندہ رکھو اور اپنی محبت اور اخلاص کے جذبات کے نیچے اس کی سرپرستی کرو۔

اس کے بعد میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ سالانہ قیمتوں کے وصول کرنے کیلئے ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء کا الحکم وی پی کیا جائیگا تمام احباب اسے نوٹ کر لیں کوئی علیحدہ اطلاع نہیں دی جائیگی۔ امید ہے کہ تمام احباب جنکے نام وی پی جاری ہوں گے اسے وصول کرینگے۔

الحکم کا دس ہزار نمبر

پچھلی گزشتہ اشاعت میں الحکم کے ایک خاص نمبر کی اشاعت کی تحریک کی گئی تھی کہ دس ہزار شائع ہو اگر ایک سو بزرگ سو سو پرچہ خرید لیں پھر یہ نمبر مفت شائع کیا جاوے اس تحریک پر سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت میں نہایت سرگرم و مخلص بزرگ حضرت سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب سکندرآبادی نے ایک سو پرچوں کی درخواست بھیج دی ہے یہ نمبر جلسہ نمبر ہوگا جو اپنی خصوصیتوں کے لحاظ سے انشاءاللہ العزیز ایک ممتاز اور یگانہ خاص نمبر ہوگا۔ لیکن اس کی اشاعت دس ہزار کی درخواستوں پر موقوف ہے احباب چاہیں تو اسے شائع کرائیں یا نہ کرائیں ٭

نور الدین اعظمؓ کپور تھلہ میں

اتفاق اور اختلاف

سیدنا خلیفۃ المسیح اول حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ ۱۹۰۳ء میں برادرم مکرم خانصاحب محمد خاں صاحب مرحوم کی علالت طبع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد سے کپور تھلہ تشریف لے گئے تھے جماعت کپور تھلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص مخلصین کی جماعت ہے۔ اور برادر محمد خاں مرحوم حضرتؑ کے عشق و محبت میں ایک فانی شخص تھے میں نے حضرت خلیفہ اولؓ سے اپنے کان سے سنا۔ کہ وہ محمد خاں مرحوم کی محبت اور عشق کو اپنی محبت کے مقابلہ میں بہت بڑھ کر سمجھتے تھے۔ بہر حال وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں گداز اور رفانی فطرت رکھتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کی وفات پر خصوصاً افسوس ہوا اور مرحوم محمد خاں کی اولاد حضرتؑ کے ایک خاص نشان کی صورت میں ممتاز ہے۔ یہ داستان دراز اور پر لطف ہے۔ کسی دوسرے موقعہ پر انشاء اللہ سناؤں گا۔ یہ تقریب تھی حضرت خلیفہ اولؓ کے کپور تھلہ جانے کی۔

وہاں کی جماعت نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور حضرت حکیم الامت کی ایک عام تقریر کا اعلان کیا۔ اس موقعہ پر جبکہ مختلف مذاہب اور مختلف مذاق کے سر برآوردہ لوگوں کا ایک مجمع تھا۔ حضرت خلیفہ اول نے ایک تقریر فرمائی جسکو آج میں قارئین الحکم کیلئے بطور ایک خاص تحفہ کے پیش کرتا ہوں کیونکہ اس قسم کی تحریریں بجز ایڈیٹر الحکم کے انشاء اللہ العزیز کسی کو نہیں مل سکتیں اور اس قسم کے نادرات کا ایک بیش قیمت ذخیرہ اس کے پاس ہے غرض حضرت نور الدین رضؓ اعظم کی یہ وہ تقریر ہے ❊

اس موقعہ پر جماعت کے ایک معزز اور مخلص دوست نے حضرت حکیم الامت کو عام عرف کے موافق انٹروڈیوس کیا۔ حضرت حکیم الامۃ نے اپنی تقریر اسی انٹروڈیوس پر ریویو سے شروع کیا۔ اس تمہیدی نوٹ کے بعد ناظرین اس کا لطف اٹھائیں۔ (ایڈیٹر)

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ اما بعد اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودًا او نصٰرٰی ... ان امنوا الٰی ولا ھم یحزنون ؕ

یہ دنیا میں ایک رسم ہو گئی ہے کہ جب کوئی شخص کسی تقریر کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو پہلے لوگ اس کی روشناسی کیلئے انٹروڈیوس کراتے ہیں اور اسی طرح آج بھی کیا گیا ہے۔ پر جس طرح انسان خود روشناسی کرا سکتا ہے۔ اس طرح دوسرے کا کام نہیں۔ میں ایک پنجابی آدمی ہوں۔ بھیرہ ضلع شاہپور میرا زاد بوم ہے۔ میرا نام والدین نے نور الدین رکھا۔ خدا کرے یہ نام سچ ہو۔ میری مادری زبان پنجابی تھی۔ لیکن چونکہ زمانہ طالبعلمی میں ہندوستان میں بہت رہا ہوں اس لئے اردو بولتا ہوں۔ پنجابی بول نہیں سکتا۔ میں سنی مسلمان ہوں۔ مگر ان میں بہت فرقے ہیں۔ بہر حال میرے والدین حنفی المذہب تھے انہی میں میں نے علم پڑھا اور ترقی پائی اس زمانہ میں حدیث پڑھنے کا شوق ہوا تو دور دور کا سفر کیا۔ مگر ابتدائی بات میرے ساتھ تھی حدیث کو ضرور ترجیح دیتا رہا۔ مباحثہ کا بھی بہت اتفاق ہوا اور اب اخیر زمانہ عمر میں بھی میں اسی قدیم مذہب پر ہوں۔ اور اسی کے ساتھ مرزا صاحبؑ کا مرید ہوں۔ مجھے یہ تو بتلایا نہیں گیا کہ آپ لوگوں کو کیا سناؤں۔ اس لئے ایسے موقع پر میں اپنے دلی خیالات کا اظہار کر سکتا ہوں۔ یہ کہنا کہ میرے لیکچر پر بحث کی جاوے میں پسند نہیں کرتا۔ بلکہ یہ تو اظہار خیال ہے۔ اس سے

الگ سکیگا۔ کہ آیا میں کچھ باتیں سنانے کے قابل ہوں کہ نہیں میں یہاں مباحثہ کیلئے نہیں آیا۔ بلکہ ایک دوست کی علالت نے کسی کا مجبور کیا ہوا آیا ہوں مومن کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ جہاں سے کوئی بھلی بات سنے۔ اس کو لے لے۔

میں خوب سمجھتا ہوں کہ نظارہ قدرت میں میرے اپنے اندر اور تمہارے دیکھنے سے مجھے پتہ لگتا ہے کہ ہم میں اختلاف بھی ہے اور اتفاق بھی۔ اگر اختلاف ہی اختلاف ہو یا اتفاق ہی اتفاق ہو تو کام نہیں چل سکتا۔ دیکھو صانع قدرت نے عناصر کو کس طرح رکھا ہے۔ گرم کے ساتھ سرد۔ نمک۔ مرچ۔ گھی۔ پانی۔ یا میری عادت کے موافق گوشت بھی ہو۔ مگر میں نے اپنے اندر کبھی نہیں دیکھا کہ سب کا ایک ہی رنگ ہو۔ بہر حال ان عناصر میں اختلاف بھی ہے اور یکجائی بھی۔ یہ درخت جو میرے سامنے کھڑا ہے۔ تنا۔ پھل۔ پتا۔ جڑ میں اختلاف بھی رکھتا ہے مگر اتفاق کے ساتھ ایک خوشنما منظر بھی بناتا ہے۔ پس ہر شخص کی شکل جوتی۔ پگڑی۔ آواز۔ بال۔ جلد۔ زبان۔ رنگ دوسرے کے ساتھ نہیں ملتے۔ اگر سب ایک ہی شکل صورت والے ہوتے تو بھائی بندوں۔ بی بی بچوں۔ میں کسقدر اختلاف پڑتا۔ پھر اگر اسوقت اتفاق بھی نہو۔ تو سب لوگ باوجود اسقدر اختلافات کے ایک شخص کے اقوال سننے پر کیسے جمع ہوتے بلکہ باوجود مذہبی اور اخلاقی اختلاف کے بھی ایک وحدت تمہارے اندر ہے۔ اگر اختلاف کلی ہوتا یا اتفاق کلی ہوتا جس کو اتفاق یا اختلاف تامہ کہا جائے تو آج میرے خیال میں آپ لوگ کبھی بھی نہ جمع ہوتے۔

ایک بچہ کے خیال۔ غذا۔ شکل۔ میں والدین کے ساتھ باوجود اتحاد کے اختلاف بھی ہے۔ اور وہ گھر کا بھی کہلاتا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ لوگوں میں اتفاق بھی ہو اور اختلاف بھی ضرور ہو۔ اتفاق کے واسطے دنیا میں خدا کی طرف منادی آئے اور آتے رہینگے۔ مگر لوگوں کو ان سے اتفاق بھی کرنا پڑا۔ پھر اختلاف میں ضرور قدم مارنا پڑا۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ کسی بادشاہ کسی نبی۔ کسی رسول نے نہ ایک مذہب کر کے دکھلایا۔ اور نہ کل دنیا میں وحدۃ کی روح پھونک سکا۔ اگر کہیں وحدۃ کی روح پھنکی ہے تو ساتھ اختلاف کی بھی ضرور پھنکی ہے۔

پس میں اپنی باتوں سے اختلاف کرنیوالے کو تسکین دلا سکتا ہوں کہ میرا دل اس بات کیلئے بالکل تیار نہیں کہ سب لوگ میرے ساتھ متفق ہی ہوں۔ میرے ہزارہا ہزار شاگرد۔ لاکھوں دوست۔ سینکڑوں فدائی اور جان فدا کرنیوالے لوگ ہیں۔ مگر میں نے سب کو اپنے ساتھ واحد نہیں پایا۔ بلکہ میں تو آزاد خیال بنانا چاہتا ہوں۔

پھر میں کسی کی تسلی اور تشفی کا ٹھیکہ دار بن کر نہیں آیا۔ اور نہ آؤنگا۔ میں تو اپنے خیال کا اظہار کرونگا۔ پھر بھی اختلاف کے ساتھ اتحاد اور اتحاد کے ساتھ اختلاف کو بھی پسند کرونگا۔

خدا نے ہمارے اغذیہ۔ اشربہ۔ علم وغیرہ چیزوں میں اختلاف ضرور رکھا ہے ہاں ایسی باتیں کرنیوالا مجنون کہلا سکتا ہے مگر وہ برا نہ منا دے۔ میں آپ لوگوں میں چونکہ یہاں کا باشندہ نہیں تمیز نہیں کر سکتا کہ آپ لوگ کس پایہ کے مسلمان۔ ہندو۔ آریہ۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ صوفی۔ سکھ۔ ظاہر پرست ہو۔ کس قدر وہ لوگ ہیں جن کے خیال میں آتا ہے کہ اب تو آرام سے گذرتی ہے۔

اب باوجود اس قدر ناواقفی کے کوئی مضمون چھیڑوں تو کیا؟ مقلدوں یا غیر مقلدوں کی باتیں چھیڑوں یا مرزا کی باتیں کروں۔ یا یہ کہ میں کس طرح قرآن اور انبیاء پر ایمان لایا ہوں۔ مگر یہ ایسے مسائل ہیں کہ آپ لوگوں کو میرے بیان سے اتفاق نہ ہوگا۔ اگر خالص میرے اپنے لوگ ہوتے تو پھر اس اپنے عقائد کا وسیع میدان دیکھتا۔ مگر چونکہ اتفاق اور اتحاد دیکھتا ہوں تو چاہیئے کہ ایسی بات کروں جو نیک نتیجہ پر مبنی ہو۔ پھر اسی لئے میں نے قرآن کریم کی ایک آیت ایسی پڑھی ہے جو اسی مجلس کے مطابق حال ہے۔

انسان کو خدا تعالیٰ نے یا دہریے یا نیچر کے قویٰ نے بہر حال کچھ بھی مختلف نام ہوں مگر ایک زبردست طاقت کا اختیار دنیا میں ضروری ولابدی مانا گیا ہے جس نے پیدا کیا۔ ایک دفعہ مجھے ایک رئیس کے ہاں بیٹھنے کا اتفاق ہوا وہاں سفید چاندنی بچھی تھی اور نرم ہوا چل رہی تھی اور وہ چاندنی بڑی نزاکت سے لہریں مار رہی تھی میں اسکے تماشہ میں محو ہو گیا۔

ہر ایک نظارہ قدرت کو پانچ آدمی دیکھتے ہیں۔ بچہ اور مالی سیر ایک ادنےٰ نظارہ ہے۔ پھر شاعر دیکھتا ہے وہ اس کو دیکھ کر عجیب عجیب اشعار تراشتا ہے۔ پھر ایک فلسفی دیکھتا ہے۔ وہ اس کے تناقضات اکٹھا اور سائنس کے مسائل بناتا ہے۔ پھر صوفی خدا پرست دیکھتا ہے وہ اس میں اپنے مولیٰ کی قدرت اسکا جلال مشاہدہ کرتا ہے پھر میں بھی اس موج کو اپنے حال کے مطابق جس طرح کا تھا دیکھ رہا تھا یہ نظارہ میرے لئے ایک دلربا چیز بنگیا۔ اسی محویت میں تھا کہ رئیس نے کہا کہ مولویصاحب ہمارے اور ہمارے وزیر صاحب کے درمیان ایک تنازعہ ہے آپ اس کا فیصلہ کریں میں نے عرض کیا کیا۔ جواب ملا کہ وزیر صاحب ہستی باری کے منکر ہیں آپ ثبوت پیش کریں۔ میں نے کہا کہ یہ چاندنی ہی جو ہیں عمدہ ثبوت ہیں۔ وہ تو اس طرف متوجہ ہوئے میں نے کہا۔ کیا یہ چاندنی اپنے ارادہ سے ناچتی ہیں کہا نہیں ہوا چلاتی ہے۔ میں نے کہا کیا ہوا میں ارادہ ہے۔ کہا نہیں اسکو انقباض چلاتا ہے میں نے کہا۔ کیا انقباض میں ارادہ ہے کہا نہیں یہ کوئی غیر معلوم سبب ہے میں نے کہا۔ کیا اس غیر معلوم سبب میں ارادہ ہے؟ کہا نہیں اسکو کوئی گریٹ پاور دھکا دیتی ہے۔ میں نے کہا کیا اس پاور میں ارادہ ہے تو سر نیچا کر لیا۔ اس پر مہاراج کہنے لگے۔ پھر اسی گریٹ پاور کو مولویصاحب اللہ کہتے ہیں اور ہم پرمیشر کہتے ہیں۔ پھر سچے دہریہ اور سچے فلسفی حقیقت میں خدا کے منکر نہیں ہوتے ایک زبردست طاقت کا خیال ضرور دل میں ہوتا ہے پس باوجود اختلاف کثیر کے اگر ہم اتفاق پیدا کر سکتے ہیں تو پھر دوسری ہستی کا سرور دل میں پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے قوانین پر عمل کرنا اور دوسری چیز سمجھنا یہی اسکی ہستی کا سرور ہے وہ ہمارے اندر سے اندر کے راز بھی یعلم السر واخفی یعنی چھپی سے چھپی باتوں کو جانتا ہے اسوقت ہمارے اندر کیا ہے اگر کوئی بچہ سے بچہ اس وقت کہہ سکتا ہے کہ تم اپنے حال سے اسوقت واقف ہو کہ تمہارے دل میں کیا ارادہ ہے۔ پھر ایک گھنٹہ کے بعد۔ ایک سال کے بعد۔ دس برس کے بعد اسکے اندر کیا ارادہ ہو گا۔ بعد ایک ایسا وقت آئیگا کہ مجھ سے ضرور مخفی ہے پس اپنے اندرونی حالات کو جاننے والا بے وقت وقتوں میں جو خیال آویں گے انکو بھی وہ ایسا جانتا ہے جیسے کہ اس وقت کے خیالات کو جانتا ہے پھر باوجود اختلاف کے اس طاقت پر بھی ایمان لاؤ اور اسکا یقین کرو اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ جس طرح ہم اپنے حاکم کو حقیقت شناس اور رعایا کا پاسدار سمجھتے ہیں اسی طرح اگر اس طاقت پر یقین ہو تو بڑی بڑی کٹھن منزلیں حل اور آسان ہو سکتی ہیں اس سے یہ بھی یقین ہو گا کہ کبھی میرا دشمن مجھ سے زبردست ہو سکتا ہے کہ نہیں اسکے ہزاروں قسم کی نادانیوں غلط کاریوں تکبروں نخوتوں کے دور کرنے کا مجرب نسخہ مل جاویگا۔

میں ہمیشہ اپنے محسنوں کا ذکر کیا کرتا ہوں اور کرونگا کیونکہ مجھے اس سے خوشی ہوتی ہے میں نے اپنے ایک پیر سے کہا کہ مجھے کوئی ایسا طریقہ بتلاؤ کہ تمام دکھوں سے بچنے کیواسطے بڑا ہتھیار پیدا کر سکوں فرمایا۔ ہاں **خدا کا دھیان** ۔ اگر ہم کبریائی سے چلتے ہیں تو عذرہ منحوس چیز تو ہے ہی۔ ایک شخص بڑے تکبر سے اپنے افسر سے کسی ایسے حکم پر دستخط کرانے گیا جو اس کے معبد اور اس کے دشمن کے خلاف تھا مگر قلم ہاتھ میں ہی اور جان نکل گئی ایسے آدمی بھی ہمنے دیکھے ہیں کہ کسی کو مارنیکے لئے ڈنڈا اٹھایا اور وہیں جان نکل گئی ایک رئیس کو میں نے ایک مجلس میں ناچتے ہوئے دیکھا جب گھر پہنچا تو سنا کہ وہ رئیس مر گیا ہے پس کیا پیاری بات ہو۔ کہ **خدا کا دھیان ہو اور اسی ہستی کا خوف دل میں نگران ہو۔**

میں دیکھتا ہوں کہ میری عمر کا ایک وہ حصہ تھا کہ سلطنت ایسی وسیع نہ تھی۔ اگر ہم لوگوں کو اسوقت لاہور سے کوئی چیز منگوانی ہوتی تو بڑا روپیہ خرچ کرنا پڑتا تھا اور میرے والد چونکہ میری تعلیم کے بہت خواہشمند تھے وہ میرے لئے اکثر چیزیں لاہور سے منگواتے اور بڑی دقتوں سے منگواتے

(باقی آئندہ)

درس قرآن فی رمضان

گذشتہ سے پیوستہ

از افادات مولنا مولوی سید سرور شاہ صاحب

(نوشتہ اکمل)
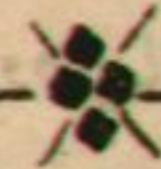
ایای فارھبون ۔ نبی کے انکار کی مذہبی علی العموم یہی کمزوری ہوتی ہے کہ خدا کے سوا دوسروں کا ڈر ہوتا ہے ۔ اس لئے فرمایا مجھ سے ڈرو

۲۷ = مصدق لما معکم ۔ ہر نبی کے کلام اور اس کلام کے بارے میں اس پر جو نازل ہوتا ہے کچھ غلطیاں لفظی یا معنوی پڑ جاتی ہیں ۔ تب ایک نبی مبعوث ہو کر اس میں حق کی تصدیق اور باطل کی تکذیب کرتا ہے ۔ اسی کا نام تصدیق ہے یعنی سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنا ۔ اور اس کے لئے دلائل براہین و نشانات لانا (نبی کریم نے پہلے انبیاء کی نبوت کی بھی تصدیق کی اور جو ایمان ان کا قصون کے رنگ میں تھا ۔ اسے کامل کیا ۔ پس اہل کتاب کو تو سب سے پہلے ایمان لانا چاہیئے تھا)

۲۸ = واستعینوا بالصبر ۔ یہ مشکل جو تم پر ہے کہ ۔ اگر اسلام میں داخل ہوتے ہو تو قوم سے دکھ پہنچتا ہے ۔ اگر نہ مانو تو بھی جہنم اس کا بدلہ ہے ۔ صبر سے استعانت چاہو ۔ رفتہ رفتہ سب مشکلیں حل ہو جائینگی (ب) کھانا یہ استعانت

رکوع ششم

۲۹ = وانی فضلتکم علی العلمین ۔ جو معنے انعمت علیکم کے لوگ کرتے ہیں اس سے لازم آتا ہے کہ بنی اسرائیل کو مسلمانوں پر بھی فضیلت ہو ۔ میرے نزدیک انعمت علیکم کے معنی نبی کریم کی نبوت کا زمانہ دیا ۔ پس اس زمانے کے بنی اسرائیل کو پہلے سب لوگوں پر اس خصوص میں فضیلت ہو گئی کہ انہیں ایسا زمانہ مل گیا ۔ اس طرح پر بنی اسرائیل کو مسلمانوں پر کوئی فضیلت نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ مسلمانوں کی طفیل بنی اسرائیل کو بھی اس نعمت سے حصہ ملا ۔

۳۰ = واتقوا یوما ۔ قیامت والا دن مراد ہے ۔

(۲) سیھزم الجمع ویولون الدبر ۔ کی پیشگوئی پوری ہونیکے وقت (ب) آل فرعون ۔ فرعونی (فرعون اس میں شامل ہے) ۔ (ج) نساءکم ۔ لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے چونکہ ان کا مقصد ان کو بلوغ کی حالت میں خراب کرنا تھا اس لئے نساء فرمایا (د) بلاء کے معنی ہیں جس سے انکا اندرونہ (وہ حالت جو لوگوں پر مخفی ہے) ظاہر ہو جائے ۔

۳۱ = واذ فرقنا بکم البحر ۔ ہم معجزات کے منکر نہیں ۔ تورات دیکھو ۔ کھل جائیگا ۔ کہ خوفناک آندھی چل رہی تھی ۔ پانی پیچھے ہٹ گیا ۔ موسےٰ مع جماعت کے گزر گئے ۔ فرعون کے وقت میں آندھی بند ہو گئی ۔ پانی اپنی جگہ پر آگیا ۔ وہ ڈوب گیا ۔ اعجاز یہ تھا کہ موسےٰ ایسے وقت گزرے کہ اسباب خدا کے حکم کے ماتحت ان کے مطابق تھے اور فرعون ایسے وقت کہ اسباب مخالف تھے ۔ پانی چڑھ رہا تھا ۔

۱۴ رجون ۔ چوتھا روزہ

بقیہ رکوع

۳۲ = اتخذتم العجل ۔ اس میں الٰھًا دوسرا مفعول مقدر نکالنے کی ضرورت نہیں ۔ بچھڑا بنانا بھی گناہ تھا ۔ وانتم ظلمون میں بتایا کہ تم نے اس کی پرستش شروع کر دی اور یہ شرک ہے ۔ وان الشرک لظلم عظیم ۔

۳۳ = عفونا عنکم ۔ حضرت موسےٰ جو انہی کے خیر خواہ اور ان پر مہربان تھے) کا فتویٰ تو تھا فاقتلوا انفسکم مگر ہم نے معاف کر دیا تاکہ تم شکر کرو ۔ (ب) الفرقان ۔ جس سے حق و باطل میں تمیز کامل ہو (ج) فاقتلوا انفسکم ایک دوسرے کو مارو یعنی اس نے یہ گناہ شرک نہ کیا تھا ۔ وہ اس گناہ کے مرتکبوں کو مارنے پر مقرر ہوئے ۔ (باقی وارد)

گناہ پر لیکچر

حضرت مولٰنا مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی ملفوظات

حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ احمدیہ کے ان مشاہیر صحابہؓ میں سے ہیں جو سلسلہ کیلئے عظیم الشان نمایاں کرنیوالے گزرے ہیں اللہ تعالےٰ نے اس وحی میں جو حضرت مسیح موعودؑ پر نازل ہوئی۔ حضرت مخدوم الملۃ کا نام مسلمانوں کا لیڈر رکھا حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کی وفات پر ایک نظم لکھی جو انکی لوحِ مزار ہے جس میں فرمایا۔ کے تواں کردن شمارِ خوبیِ عبدالکریم۔ اسی مولوی عبدالکریمؓ ۱۵ جون ۱۸۹۹ء کو بیعت کے پہلے سال میں گناہ پر فلسفیانہ لیکچر دیا۔ تھا جس میں گناہ کی حقیقت۔ توبہ کا فلسفہ۔ کفارہ اور تناسخ کا ابطال لطیف طور پر کیا ہے یہ لیکچر نایاب ہو گیا تھا۔ میں نے جو حضرت ممدوح کے ادنےٰ خادموں میں سے ایک ہوں) بڑی محنت سے مہیا کر کے نہایت عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے حضرت مخدوم الملۃ سے محبت رکھنے والے احباب سے میرا خطاب ہے کہ وہ اس لیکچر کی کم از کم دس جلدیں خرید لیں اور اپنے احباب کو مخدوم الملۃ کی ایک نشانی سمجھ کر ہدیۃً دیں۔ اسکے بعد یا اسی لیکچر کی آمد سے مولوی صاحب ممدوح کا دوسرا لیکچر موت پر جو پہلے شائع نہیں ہوا شائع کیا جائیگا اور اس پر ارادہ ہے کہ مخدوم الملۃ کے ملفوظات شائع کئے جائیں۔ ایک جلد کی قیمت ۴؍ ہے چار جلدوں سے کم باہر روانہ نہ ہونگی صرف ۴۰۰ جلدیں ہیں۔ دفتر الحکم سے طلب کرو ؛

مکتوبات احمدیہ

مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد کی نمبر دوم نمبر شائع ہو گئی۔ یہ وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخلص خدام کے نام لکھے اس سلسلہ میں پہلا حصہ حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا رضی اللہ عنہ مدراسی کے نام کے خطوط سیٹھ صاحب کی خود نوشت کی مختصر سوانح عمری چھپے ہے قیمت فی جلد ۸؍ تمام درخواستیں بنام۔ ایڈیٹر الحکم قادیان ہوں ؛

پنجاب یونیورسٹی برگیڈ سگنل سکیشن

برگیڈیر جنرل ایل۔ این فنیک ہسینڈ صاحب بہادر نے عراق عرب سے حسب ذیل مراسلت مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء حضور لاٹ صاحب بہادر پنجاب کے نام ارسال کی ہے :۔

مجھے یقین ہے کہ جناب کے لئے یہ سننا دلچسپی کا موجب ہوگا کہ پنجاب یونیورسٹی برگیڈ سگنل سکیشن عراق عرب میں کس طرح جنگی خدمات انجام دے رہا ہے چونکہ یہ سکیشن شروع سے میرے زیر کمان رہا ہے۔ اس لئے میں اس کی کارگذاری کا مختصر حال لکھتا ہوں۔ میری خواہش تھی کہ میں اس متعلق کل حالات بالتفصیل لکھتا۔ لیکن محکمہ احتساب کے ضوابط اس امر کے مانع ہیں ؛

جیسا کہ جناب کو معلوم ہے پنجاب یونیورسٹی برگیڈ سگنل سکیشن فیروزپور میں ۱۲ مئی ۱۹۱۸ء کو مرتب کیا گیا تھا۔ اور بعد ازاں اسے سگنل سکیشن ڈبلیو نامیں تبدیل کر دیا گیا۔ ۲ مئی ۱۹۱۸ء کو یہ برگیڈ میدان جنگ کو روانہ ہوا۔ اور ۲۷ فروری کو اپنے موجودہ مقام پر پہنچ گیا۔ اس کے آنے کے بعد اس علاقے میں کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ لیکن جنگی تعلیم حاصل کرنے اور مقامی اور بیرونی چوکیوں کے ساتھ پیغام رسانی کا سلسلہ قائم رکھنے میں اس نے نہایت محنت سے کام لیا ہے اس کے علاوہ اس نے ایک سو میل کے قریب نئی لائن بھی تیار کی ہے ؛

ماہ ستمبر میں سگنلز اور برگیڈ اف کے ڈائرکٹر صاحب بہادر نے اس کا معائنہ کیا اور اس کے کام اور آراستگی کے متعلق عمدہ رپورٹ لکھی۔ یہ لوگ بڑے ہوشیار ہیں اور ان کا کام نہایت عمدہ ثابت ہوا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو تجربہ انہوں نے حاصل کیا ہے۔ علاوہ کارآمد واقفیت

کے نہایت قیمتی ثابت ہوگا۔ ان کی صحت نہایت اچھی ہے۔

بہت کم آدمی ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ اور صرف چار آدمی بیمار ہوکر واپس بھیجے گئے ہیں۔ جمعدار محمد منور خان اور لانس نائک پریتم سنگھ کو کیڈٹ کالج اندور میں داخل ہونے کے لئے منتخب کیا گیا ہے ؛

میل جول کے لحاظ سے بھی وہ بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ہندوستانی سپاہیوں کے لئے یہاں پر ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک تفریح گاہ کھولی گئی ہے جس کے سگنل سکشن کے ممبروں نے اس میں بڑی امداد دی۔ یعنی جماعتوں کو پڑھاتے اور اردو ناگری اور رومن حروف میں لکھنا پڑھنا سکھاتے رہے جیسا کہ ان کی تعلیم اور حیثیت سے امید ہو سکتی تھی۔ ان کا چلن نہایت عمدہ رہا ؛

لفٹنٹ کاؤن جنہوں نے یہ سکشن مرتب کیا تھا۔ تمام عرصہ ان کے ساتھ رہے۔ ان کی اور دیگر عہدہ داران سگنل سکشن کی حسن خدمات کا نتیجہ ہے کہ ایسے اچھے نتائج حاصل ہوئے جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں ؛

دارالامان کا صفحہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔ اور صحت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۸ء کو دو تین دن کیلئے دریا بیاس کے کنارے پر تبدیل آب وہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی حضرت کی خدمت میں ساتھ رہنے کی عزت وسعادت حاصل ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ضروری حالات تحفہ ناظرین ہوں گے۔

۳۔ قادیان کے ایک معزز رئیس جناب سید محمد علی شاہ صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو حضرت مسیح موعود کے ساتھ پرانی ارادت تھی اور آپ کے خدام میں داخل ہونے کی عزت بھی حاصل تھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے آپ جنازہ کی نماز پڑھی اور مرحوم اپنے خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین ؛

ایک عظیم الشان اردو و پنجابی مشاعرہ

۱۵ دسمبر ۱۹۱۸ء کو بوقت ۵ بجے شام حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج لاہور میں زیر صدارت جناب آنریبل نواب محمد ذوالفقار علی خان بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی منعقد ہوگا۔

حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب رونق افروز بزم ہونگے اور علامہ اقبال اپنی نظم پڑھینگے ملک کے بہترین شعرا اپنے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمائینگے بہترین نظموں کے لئے حسب ذیل تقسیم کئے جائینگے ؛

اردو		پنجابی	
اول انعام	پچاس روپیہ نقد	اول انعام	پچاس روپیہ نقد
دوم انعام	تیس روپے	دوم انعام	تیس روپے
سوم انعام	پچیس روپے	سوم انعام	پچیس روپے

بہترین نظموں کا انتخاب کرنے اور انعامات کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے حسب ذیل دو کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں :۔

اردو۔ جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم اے پی۔ ایچ ڈی بیرسٹرایٹ لا سپرنٹنڈنٹ (۲) جناب آنریبل پنڈت شو نرائن صاحب شمیم ایم اے ایڈووکیٹ (۳) جناب سردار جوگندر سنگھ صاحب ایڈیٹر ایسٹ اینڈ ویسٹ

پنجابی :۔ جناب راجہ نریندرو ناتھ صاحب ایم اے دیوان بہادر پریذیڈنٹ

(۲) جناب بھائی ویر سنگھ صاحب ایڈیٹر خالصہ سماچار امرتسر۔

(۳) جناب چوہدری شہاب الدین صاحب بی اے۔ ایل ایل بی۔

مضمون۔ اتحادی فتح جرمن شکست اور انگلستان و جرمنی کے سیاسی نصب العین کا تفاوت۔ نظمیں صرف اسی حالت میں پڑھی جاسکتی ہیں کہ وہ پنجاب سینیٹی کمیٹی لاہور کے دفتر میں ۱۰ دسمبر ۱۹۱۸ء تک پہنچ جائیں